[1996] سپریم کورٹ رپوٹس9.S.C.R

از عدالت عظمی

ڈاکٹر بالجیت سنگھ

بنام-

اسٹیٹ آف ہریانہ

9دسمبر1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

پنجاب سول سروس قواعد : قاعدہ 5.32 (بی)۔

ملازمت قانون — رضا کارانہ ریٹائرمنٹ — نوٹس کے لیے — اثر — درخواست گزار نے رضا کارانہ ریٹائرمنٹ کے لیے نوٹس دیا — نوٹس قبول کیے بغیر اس کی طرف سے چارج حوالے کیا گیا — چونکہ درخواست گزار کے خلاف سنگین جرائم کے لیے استغاثہ زیر التوا تھا حکومت نے اسے رضا کارانہ طور پر ریٹائر ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا — عدالت عالیہ کے سامنے ناکام چیلنج — اپیل — چونکہ درخواست گزار کے خلاف سنگین جرائم زیر سماعت تھے اس لیے حکومت نے اسے رضا کارانہ طور پر ملازمت سے ریٹائر ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے — صرف تین ماہ کی مدت کے نوٹس کی میعاد ختم ہونے سے، خود بخود آجر اور ملازم کے حکومت اور مجرم اہلکار کے درمیان عدالتی تعلقات کا خاتمہ نہیں ہوتا ہے — صرف اس کی قبولیت پر مستعفی ہونے کا آجر یا رضا کارانہ ریٹائرمنٹ کی درخواست ان کا عدالتی تعلق ختم ہو جاتا ہے — جب تک کہ رضا کارانہ ریٹائرمنٹ کی درخواست کی قبولیت یا مسترد ہونے کی اطلاع ملازم کو نہیں دی جاتی، اسے عہدے پر ہی رہنا پڑتا ہے — اس کے مجاز اتھارٹی کے کسی حکم کے بغیر چارج حوالے کرنے اور رضا کارانہ ریٹائرمنٹ کے لیے اس کی درخواست کو قبول کرنے کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔

یونین آف انڈیا بنام سید مظفر میر [1995] ضمیمہ 1 ایس سی سی 76، ممتاز۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 23322۔

1994 کے سی ڈبلیو پی نمبر 12167 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 8.5.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کے لیے جسبیر ملک اور ایم ایس دہیہ

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ خصوصی اجازت کی درخواست پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے دو نفری بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو دیوانی عرضی درخواست نمبر 12167 / 94 میں 8 مئی 1995 کو دی گئی تھی۔

-

درخواست گزار نے H.C.M.S-II کے طور پر کام کرتے ہوئے اپنی رضا کارانہ ریٹائرمنٹ کا اعلان کرتے ہوئے اپنے ارادے کا اظہار کیا تھا کہ وہ پنجاب سول سروسز قواعد (مختصر طور پر، قواعد) کے قاعدہ 5.32 (بی) کے تحت قبل از وقت ریٹائر ہو سکتا ہے جس کے تحت ایک سرکاری ملازم کو تین ماہ سے کم کا نوٹس دے کر رضا کارانہ ریٹائرمنٹ دینے کی آزادی دی جاتی ہے۔ اس کے مطابق 20 ستمبر 1993 کو انہوں نے نوٹس دیا تھا۔ اپنی خود کی نمائش پر، انہوں نے رضا کارانہ ریٹائرمنٹ قبول کیے بغیر بھی 11 فروری 1994 کو چارج سنبھال لیا۔ اس کے بعد، 25 فروری 1994 کی کارروائی کے ذریعے اتھارٹی نے ان کی ریٹائرمنٹ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا جسے انہوں نے عدالت عالیہ میں چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ نے حکومت کے ذریعے جاری کردہ حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔

یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ درخواست گزار کے خلاف دفعہ 465، 468، 471، 209، 406 آئی پی سی وغیرہ کے تحت قابل سزا جرائم کے لیے مقدمہ ایڈیشنل ضلع جج، گڑگاؤں عدالت میں زیر سماعت ہے۔ ان حالات میں حکومت نے درخواست گزار کو رضا کارانہ طور پر ملازمت سے سبکدوش ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ درخواست گزار کے وکیل، شری جسبیر ملک کی طرف سے یہ دلیل دی قابل ہے کہ مذکورہ اصول کے تحت وہ سبکدوش ہونے کے حقدار ہیں؛ اپنے خاندانی حالات کی وجہ سے انہوں نے اپنا استعفی پیش کیا؛ تین ماہ کے نوٹس کی میعاد ختم ہونے پر درخواست گزار اپنا عہدہ چھوڑنے کا حقدار ہے؛ حکومت کے پاس ان کی رضا کارانہ سبکدوشی کو قبول کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ اس کی حمایت میں، اس نے یونین آف انڈیا بنام سید مظفر میر، [1995] ضمیمہ 1 ایس سی 76 میں اس عدالت فیصلے پر انحصار کیا۔ اس میں، جب مدعا علیہ تحقیقات زیر التواء معطل تھا، اس نے 22 جولائی 1985 کو بھارتیہ ریلوے اسٹیبلشمنٹ کوڈ کے قاعدہ 1802 (بی) کے تحت اپنی رضا کارانہ ریٹائرمنٹ پیش کی۔ تین ماہ کی مدت 21 اکتوبر 1985 کو ختم ہو گئی تھی۔ 4 نومبر 1985 کو ان کے خلاف ہٹانے کا حکم منظور کیا گیا۔ ان حالات میں، ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ وہ ملازمت سے سبکدوش ہونے کا حقدار ہے اور اس لیے ہٹانے کے حکم کو غیر مستحکم سمجھا جانا چاہیے۔ ان حالات میں، ایسا لگتا ہے کہ اس عدالت نے مدعا علیہ دلیل اور ٹریبونل کے نقطہ نظر کو برقرار رکھا ہے۔ لیکن اس معاملے میں یہ دیکھا گیا ہے کہ جب سنگین جرائم کی سماعت زیر التواء ہے، تو یہ فیصلہ کرنا مناسب حکومت کے لیے کھلا ہے کہ آیا مجرم کو رضا کارانہ طور پر ریٹائر ہونے کی اجازت دی جانی چاہیے یا نہیں یا ایسی تادیبی کارروائی جو دستیاب ہو قانون کے تحت کی جانی چاہیے۔ لہذا، صرف تین ماہ کی مدت کے نوٹس کی میعاد ختم ہونے سے آجر اور ملازم کے حکومت اور مجرم اہلکار کے درمیان عدالتی تعلقات خود بخود ختم نہیں ہوتے ہیں۔ صرف آجر کی طرف سے استعفی کی قبولیت یا رضا کارانہ ریٹائرمنٹ کی درخواست پر ہی ان کا عدالتی تعلق ختم ہو جاتا ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہوگا کہ حکومت مناسب فیصلہ کرے کہ آیا مجرم کو اس کے خلاف کارروائی ہونے تک رضا کارانہ طور پر ملازمت سے سبکدوش ہونے کی اجازت دی جائے گی یا نہیں۔ اس معاملے میں چونکہ اس کے خلاف سنگین جرائم زیر سماعت ہیں، حکومت نے اسے رضا کارانہ طور پر ملازمت سے سبکدوش ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ مندرجہ بالا فیصلے میں تناسب کا حقائق کی صورتحال پر کوئی اطلاق نہیں ہے اور اسے تمام حالات پر لاگو/ بڑھایا نہیں جا سکتا۔ ہر

معاملے پر حقائق کے اپنے پس منظر میں غور کیا جانا چاہیے۔ جب تک آجر اور ملازم کے عدالتی تعلقات قانون کے مطابق ختم نہیں ہو جاتے، آجر کو ہمیشہ فیصلہ کرنے اور مناسب حکم جاری کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔

ملازمت فقہ میں یہ دیکھا گیا ہے کہ اس سے پہلے کہ کوئی عہدہ دار ریٹائرمنٹ حاصل کرلے جب کہ اس کے خلاف انکوائری پر غور کیا جا رہا ہو، حکومت کے لیے یہ کھلا ہو سکتا ہے کہ وہ انکوائری مکمل کرنے کے لیے زیر التواء تادیبی کارروائی کو جاری رکھنے یا کسی مجرم ملازم کے خلاف کارروائی شروع کرنے کے لیے ریٹائرمنٹ کو ملتوی کر دے۔ جب ایسی صورتحال ہو تو یہ حکومت کے لیے ہمیشہ کھلا رہے گا کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ آیا کسی عہدے دار کو ملازمت سے سبکدوش ہونے کی اجازت دی جائے یا نہیں۔ اس کے بعد فاضل وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ جب درخواست گزار نے چارج حوالے کیا جسے افسران نے قبول کر لیا تھا، تو حکومت کے لیے استعفے کو قبول کرنے سے انکار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ اگر دلیل کو قبول کر لیا جائے تو یہ نقصان دہ نتائج کا باعث بنے گا۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی سرکاری ملازم حکومت کے فنڈز کے غلط استعمال کا ارتکاب کرتا ہے، اور اپنا استعفیٰ پیش کرنے اور چارج حوالے کرنے کے بعد لوٹ لے کر چلا جاتا ہے۔ اس طرح کے دلیل کو قبول کرنے سے سنگین نتائج برآمد ہوں گے اور اس کے نتیجے خدمت میں نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لیے تباہ کن ہوں گے۔ ان حالات میں، جب تک رضاکارانہ ریٹائرمنٹ کی درخواست کی قبولیت یا مسترد ہونے کی اطلاع درخواست گزار کو نہیں دی جاتی، درخواست گزار کو عہدے پر رہنے کی ضرورت ہوتی ہے اور مجاز اتھارٹی کے کسی حکم کے بغیر اس کے چارج کے حوالے کرنے اور رضاکارانہ ریٹائرمنٹ کی اس کی درخواست کو قبول کرنے کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

ٹی۔ این۔ اے

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document